رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر:- غلام نبی

ہفتہ میں تین بار

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ اندرون ہند ۱۳

نمبر ۱۳۶ | ۳۰ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۵ مئی ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۳-مئی بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے، کہ حضور کے سینہ میں عضلاتی درد ابھی موجود ہے۔ گو پہلے کی نسبت کم ہے احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

۱۱-مئی باوجود علالت طبع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ خود پڑھا۔ جس میں اس تحریک کو جو حضور نے خاص طور پر چالیس دن تک دعائیں کرنے کے متعلق فرمائی تھی۔ جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ مفصل خطبہ انشاء اللہ عنقریب شائع کیا جائے گا:۔

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نجلف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی دو روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے:۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ تین دن سے بخار سے علیل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا کے مشکلات اور تلخیاں

فرمودہ ۱۶ مئی ۱۹۰۴ء

فرمایا۔" دنیا کے مشکلات اور تلخیاں بہت ہیں۔ یہ ایک دشت پُر خار ہے۔ اس میں سے گزرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ گزرنا تو سب کو پڑتا ہی ہے لیکن راحت اور اطمینان کے ساتھ گزر جانا یہ ہر ایک شخص کو میسر نہیں آسکتا۔ یہ صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو اپنی زندگی کو ایک فانی اور لاشے سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے لئے اسے وقف کر دیتے ہیں۔ اور اس سے سچا تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ ورنہ انسان کے تعلقات ہی اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ کوئی نہ کوئی تلخی اس کو دیکھنی پڑتی ہے۔ بیوی اور بچے ہوں۔ تو کبھی کوئی بچہ مر جاتا ہے۔ تو صدمہ برداشت کرتا ہے لیکن اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو۔ تو ایسے ایسے صدمات پر ایک خاص صبر عطا ہوتا ہے۔ جس سے وہ گھبراہٹ۔ اور سوزش پیدا نہیں ہوتی۔ جو ان لوگوں کو ہوتی ہے۔ جن کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے منشا کو سمجھ کر اس کی رضا کے لئے اپنی زندگی کو وقف کرتے ہیں۔ وہ بے شک آرام پاتے ہیں۔ ورنہ ناکامیاں اور نامرادیاں زندگی تلخ کر دیتی ہیں"

(الحکم ۲۴- مئی ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

پرائیویٹ میٹرک پاس کرنے والے لڑکے لڑکیاں

پورا امتحان دینے والے

(۱) مولوی عبدالمنان صاحب۔ مولوی فاضل ۶۰۰ ۔ (۲) مولوی رحمت اللہ صاحب ۔ ۴۴۳

(۳) میاں مسعود احمد صاحب ۴۰۹ ۔ (۴) محمد اسحاق صاحب ...

(۵) شیخ بشیر احمد صاحب ۴۴۱ ::

مولوی فاضل جنہوں نے صرف انگریزی کا امتحان دیا

(۶) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مولوی فاضل ۱۰۴

(۷) مولوی عبدالرحیم صاحب " ۹۳

(۸) علی قاسم صاحب " ۸۶

(۹) مولوی جلال الدین صاحب " ۷۵

(۱۰) مولوی عزیز احمد صاحب " ...

طالبات

(۱) امۃ اللطیف بیگم صاحبہ ۴۳۵ - (۲) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ۔ ۳۱۴ (۳) امۃ الرحمان بیگم صاحبہ ۳۱۰ - (۴) مریم اقبال بیگم صاحبہ ۲۶۱ - (۵) رحمت النساء ۲۵۷

الیف اے میں لڑکیوں کا داخلہ

الیف اے کلاس کا داخلہ ۲۰ مئی سے ۳۰ مئی ۱۹۳۴ء تک ہوگا۔ جو طالبات اس کلاس میں داخل ہونا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کے نام بہت جلد بھیج دیں۔ خاکسار غلام محمد مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان ::

میڈیکل سکول امرتسر میں داخلہ

بموجب پراسپکٹس نئے سال کے داخلہ کے لئے ۲۲ مئی تک درخواستیں بنام پرنسپل صاحب پہونچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد ۴ جون کو پرنسپل صاحب امیدواروں کا انتخاب عمل میں لائیں گے اس تاریخ کی صبح تک تمام درخواست کنندگان کو یہاں پہونچ جانا چاہئے۔ درخواست کنندہ کے لئے ۴۰۰ سے زیادہ نمبروں کا ہونا لازمی ہے نیز عمر ۱۶ سے ۲۱ سال تک ہو۔ درخواست کے ساتھ پروونشل سرٹیفکیٹ اور تحصیلدار یا مجسٹریٹ ضلع کا سرٹیفکیٹ ضروری ہے جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ ضروری نہیں۔ ہاں اگر بینائی کمزور ہو تو اپنی عینک ساتھ لانی چاہیئے مفصل حالات کے لئے پراسپکٹس گورنمنٹ پرنٹنگ پریس سے منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ خاکسار ایم عطا اللہ خان بی اے سٹوڈنٹ۔ پریزیڈنٹ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امرتسر ::

مبارکباد

بندہ بحیثیت جنرل سکرٹری ڈسٹرکٹ انجمن احمدیہ ہزارہ جناب سردار نظام الدین صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو صوبیدار میجر کے معزز عہدہ سے مشرف فرمایا۔ دعا ہے۔ کہ مولا کریم یہ ترقی سلسلۂ عالیۂ احمدیہ اور خود ان کی ذات کے لئے برکات کا موجب بنائے خاکسار فیروز الدین ::

درخواست ہائے دعا

(۱) علاقہ کے بعض رؤسا و زمیندار میرے درپئے آزار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم مجھے ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار محمد الدین عادل ادرحمہ ضلع شاہ پور :: (۲) میرا چھوٹا لڑکا عزیز حمید اللہ ایک ہفتہ سے بیمار ہے۔ دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد فضل الٰہی جنرل سکرٹری بھیرہ ::

چندہ کشمیر اور زمیندار احمدی جماعتیں

چونکہ چندہ کشمیر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ ہر ایک احمدی باقاعدہ اور بشرح ایک پائی فی روپیہ ماہوار ادا کرے۔ اور ان ایام میں زمیندار احباب فصل ربیع برداشت کر رہے ہیں۔ اور سکرٹری مال و محصل صاحبان چندہ مرکزی کے وصول کرنے میں مصروف ہیں۔ اس لئے زمیندارہ جماعتوں کے سکرٹری مال اور محصل صاحبان سے بالخصوص التماس کی جاتی ہے کہ ہر ایک احمدی سے چندہ کشمیر وصول کیا جائے۔

ان ایام میں چندہ کشمیر کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ مظلومین کشمیر کی امداد کا کام تیزی سے کیا جا رہا ہے۔ نیز شہری جماعتوں کے سکرٹری مال و محصل صاحبان سے بھی پُرزور درخواست ہے۔ کہ ہر ایک احمدی سے چندہ کشمیر باقاعدہ وصول ہونا نہایت ضروری ہے

فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ۔ قادیان

(۳) یہ عاجز اپنے تبادلہ کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ کامیابی کیلئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد عبد اللہ گورنمنٹ سکول چکوال۔ (۴) میرے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ کریم میری مشکلات کو جلد از جلد دور فرمائے۔ خاکسار ایم عظیم خان احمدی ۱۳۲ نئی بستی الہ آباد (۵) میرے شوہر بشیر احمد صاحب ۲۷ مئی کو وٹرنری اسسٹنٹ کا امتحان دینے والے ہیں۔ پہلے دو بار ناکام ہو چکے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار آمنہ بنت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب مرحوم (۶) میرے بھائی سید عبداللطیف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ساتہ وال سخت بیمار ہیں۔ اُن کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نقیر احمد خان جالندھر چھاؤنی :: (۷) امسال احمدی احباب کی ایک کثیر جماعت یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں شریک ہوئی ہے۔ جو بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کی ازحد محتاج ہے۔ لہذا بزرگوں سے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار بشیر احمد از گجرات (۸) میرا چار سالہ لڑکا سردار محمد ۱۰ مئی ۱۹۳۴ء کو آناً فاناً انتقال کر گیا۔ عزیز صبح سویرے بیمار ہوا۔ اور چار بجے کے قریب اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔ احباب دعا کریں۔ خدا تعالےٰ صبر جمیل دے۔ اور نعم البدل عطا کرے۔ خاکسار امیر محمد۔ کلرک الفضل ::

اعلان نکاح

(۱) ۵ مئی ۱۹۳۴ء خاکسار کا نکاح سکینہ بیگم بنت عبد الواحد صاحب ساکن گوجرہ سے بعوض سات سو روپیہ مہر جس میں زیور بھی شامل ہے۔ جناب شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول گوجرہ نے پڑھا خاکسار عبد الغنی۔ عربی مدرس موروثی پور۔

(۲) مسمات زبیدہ بیگم دختر شیخ محمد الدین صاحب سوداگر چرم سکنہ زیرہ کا نکاح ۲ مئی ۱۹۳۴ء شیخ محمد ابراہیم صاحب سکنہ موگا حال سوداگر چرم کلکتہ کے ساتھ ۵۰۰ روپیہ مہر غیر معجل پر چودھری فیض محمد سکرٹری انجمن احمدیہ زیرہ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ نکاح فریقین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار سکرٹری انجمن احمدیہ ::

ولادت

(۱) بندہ کے ہاں ۲۲ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ بروز دوشنبہ لڑکا تولد ہوا۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے واسطے دعا فرمائیں۔ خاکسار احمد خان پنڈ دادن خان

(۲) ڈاکٹر سراج الحق خانصاحب کو خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ۱۸۔ اپریل لڑکا عطا فرمایا جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے معین الحق خان تجویز فرمایا۔ تمام بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ خدا تعالےٰ عزیز مولود کو لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔ خاکسار ضیاء الحق خاں فیروز پور آرسنل :: (۳) ۴۔ مئی ۱۹۳۴ء حاجی میراں بخش صاحب احمدی سوداگر چرم کے ہاں خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعاؤں کے طفیل ۶۵ سال کی عمر میں لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچہ کی عمر دراز کرے۔ اور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار آزاد از انبالہ :: (۴) میاں بشیر احمد صاحب بی اے ایل۔ ایل بی کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نام محبوب احمد تجویز ہوا۔ احباب و سلسلہ کے بزرگ درازیٔ عمر اور خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ ہونے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار آزاد ::

دعائے مغفرت

چودھری نواب دین صاحب ساکن جوگیپور کی والدہ فوت ہو گئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار سکرٹری جماعت احمدیہ کوٹلی لوہاراں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ محرم ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

تشدد اور خونریزی کے حادثات

گمراہ ہندو نوجوان اور ان کے غلط کار حامی

سول نافرمانی کے زہر کا اثر

گاندھی جی کی تحریک سول نافرمانی کا کلیتہً خاتمہ ہو چکا۔ اور اسے خود انہوں نے اپنے ہاتھوں دفن کر دیا۔ لیکن اس کی وجہ سے عاقبت نااندیش اور کوتاہ بین نوجوانوں کے دلوں میں قانون شکنی کا جو زہر سرائت کر چکا۔ اور تشدد کا جو بیج بویا جا چکا ہے۔ وہ نہ معلوم کب تک پھوٹتا۔ اور نہایت تلخ ثمرات پیدا کرتا رہے گا۔ انتظام ملک کو درہم برہم کرنے اور حکومت کو مفلوج بنا دینے کی ہر ممکن کوشش کرنے والوں کا یہ دعوے کہ ان کی جدوجہد کے نتیجہ میں تشدد اور خونریزی پیدا نہیں ہو سکتی۔ گذشتہ کئی سال سے متواتر باطل ثابت ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اور ایسا ہی ہونا لازمی تھا۔ یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ حکومت کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات کو مشتعل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے۔ حکومت کے ہر فعل کو بُرے اور معیوب رنگ میں پیش کیا جائے اس کے لئے مشکلات پیدا کرنے۔ اور اس کے ہر قانون کی خلاف ورزی کرنے کو وطن پرستی کے مترادف قرار دیا جائے۔ اور پھر ملک میں ایسا عنصر تیار نہ ہو جائے۔ جو حکام کے متعلق تشدد پر اتر آئے۔ اور خونریزی کے ذریعہ حکومت کو الٹ دینے یا کم از کم اس کے رستہ میں مشکلات حائل کرنے کی کوشش شروع کر دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا :-

عدم تشدد کے دعویداروں کی حالت

عدم تشدد کے دعویداروں نے بجائے ایسے لوگوں کے خلاف کوئی مؤثر قدم اٹھانے۔ اور انہیں روکنے کے لئے کوئی مفید تدبیر کرنے کے ہر موقعہ پر کسی نہ کسی رنگ میں ان کی حوصلہ افزائی کی حتیٰ کہ انہیں اپنے لئے بطور آلۂ کار قرار دے لیا۔ اور گاندھی جی تک نے کہہ دیا۔ کہ اگر حکومت نے میری تحریک کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ تو اسے ان لوگوں سے واسطہ پڑیگا۔ جو تشدد کو کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں :-

خطرناک گھڑی کو دعوت دینا

ان حالات میں کس طرح ممکن ہے۔ کہ تشدد و خونریزی کے شرمناک حادثات کا انسداد ہو سکے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کہیں نہ کہیں وہ رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی جان درندہ صفت۔ مگر بزدل حملہ آوروں کے ہاتھوں بے خبری میں ضائع ہو جاتی ہے۔ اس پر بجائے اس کے کہ ان لوگوں کے سر شرم و ندامت کے مارے جھک جائیں۔ جو عدم تشدد کے دعویدار ہیں۔ اور جن کا دعوٰی ہے کہ حکومت کے خلاف ان کی ساری جدوجہد تشدد اور خونریزی سے خالی ہے۔ الٹا حکومت کو اس لئے ملزم قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ کہ اس نے امن شکنی اور قتل و خونریزی کو روکنے کے لئے انتظامات کر رکھے ہیں۔ اور یہ مطالبہ شروع کر دیتے ہیں۔ کہ حکومت اگر گاندھی جی اور دوسرے ہندو لیڈروں کے آگے سر تسلیم خم کر دے اور جو کچھ وہ کہیں۔ اسے حرف بحرف منظور کرے۔ تو تشدد کے واقعات رک سکتے ہیں۔ گویا تشدد اور خونریزی اس لئے کی جا رہی ہے۔ کہ حکومت کو مرعوب کر کے اس سے وہ مطالبات منظور کرائے جائیں۔ جو ہندوؤں نے پیش کر رکھے ہیں۔ اس طرح انہیں کامیابی حاصل ہو سکیگی۔ یہ تو ناممکن ہے۔ ہاں تشدد سے کام لینے والے اور ان کے حامی ایسی خطرناک گھڑی کو دعوت دے رہے ہیں۔ جو اہل ہند کے لئے نہایت ہی تباہ کن اور نقصان رساں ہوگی اور اس کا قیاس کر کے ہی ہر ایک دور اندیش انسان کانپ اٹھتا ہے :-

گورنر بنگال پر حملہ

لیکن حیرت ہے۔ کہ وطن پرستی کے سب سے بڑے دعویدار اور بھارت ماتا کے خیر خواہوں کو اس کا کچھ بھی احساس نہیں۔ اور ان میں سے آئے دن ایسے لوگ ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ جو بے خبر حکام کو چھپ کر قتل کرنے کی کوشش کرنا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ۸ - مئی کو دارجیلنگ میں سر جان اینڈرسن گورنر بنگال پر دو نوجوانوں نے اسی قسم کا حملہ کیا۔ جبکہ وہ ایک میدان میں گھوڑ دوڑ دیکھ رہے تھے۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ حملہ آور باوجود بہت قریب سے کئی گولیاں چلانے کے اپنے مقصد میں پوری طرح ناکام رہے۔ اور موقعہ پر گرفتار کر لئے گئے۔ لیکن اس سے واقعہ کی اہمیت میں کوئی کمی نہیں آ سکتی۔ اور نہ اس خطرناک ذہنیت پر پردہ پڑ سکتا ہے۔ جس کے ماتحت حملہ کیا گیا۔ وہ ہر حالت میں قابل مذمت و نفرت ہے :-

تشدد پسند قوم کا رویہ

مگر نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ قوم جو روز بروز تشدد کے زہر سے زہر آلود ہو رہی ہے۔ اور جس میں ایسے ایسے سورمے پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ گو ظاہرہ طور پر یہ کہتی ہے۔ کہ "کوئی شخص جسے اپنے وطن کی بہتری کا خیال ہے اس قسم کے بزدلانہ حملہ کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایسی تشدد آمیز حرکات ہندوستان کو مہذب دنیا کی نظروں میں گرانے کا موجب ہونگی"۔ لیکن دراصل وہ اس قسم کے حملوں کو حکومت کے مرعوب کرنے کا ذریعہ سمجھتی ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ ہر ایسے موقعہ پر ایک طرف تو وہ سارا الزام حکومت پر رکھتی۔ اور تشدد پسندوں کے مقابلہ میں اس کے انتظامات کی مذمت شروع کر دیتی ہے۔ اور دوسری طرف یہ مطالبہ کرنے لگ جاتی ہے۔ کہ حکومت اس کے لیڈروں کے آگے ہتھیار ڈال کر مصالحت کرے۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی ایسا ہی کیا گیا ہے۔ اور ہندو اخبارات اسی پر زور دے رہے ہیں :-

ہندو اخبارات اور تشدد کے واقعات

اخبار "پرتاپ" (۱۱ - مئی) لکھتا ہے :-

"کیا بنگال گورنمنٹ دہشت انگیزی کی تحریک کو کچلنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اس سوال کا جواب لینا ہو۔ تو پچھلے دنوں کے واقعات پر نظر ڈالنے سے مل جائے گا۔ شائد گورنمنٹ۔ اور اس کے حامی اس بات کی ڈینگ ماریں۔ کہ گورنمنٹ کی سخت گیرانہ پالیسی نے بنگال میں انقلابی تحریک کو قابو کر لیا ہے۔ لیکن واقعات ہمارے سامنے اس سے بالکل الٹی تصویر پیش کرتے ہیں۔ حال ہی میں بنگال میں جو کچھ ہوا ہے۔ وہ اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ کہ اس صوبہ کی تحریک دہشت انگیزی اب بھی ایسے زوروں پر ہے۔ جیسے آج سے کچھ ماہ پہلے تھی۔ اور حکومت کی ساری تدابیر اسے کچلنے میں ناکام رہی ہیں"۔

پھر لکھتا ہے :-

"بنگال میں انقلابی تحریک کا آغاز ۱۹۰۷ء میں ہوا۔ اس وقت سے لے کر آج تک یہ چل رہی ہے۔ اور روز بروز زیادہ زور پکڑ رہی ہے۔ شروع سے گورنمنٹ کا یہ خیال رہا ہے۔ کہ تشدد

کو کچلنے کا طریق تشدد ہی ہے۔ اس لئے اس تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے اس نے سخت سے سخت قوانین بنائے۔ نہ جانے کتنے نوجوان ایسے قوانین کے ماتحت پھانسی پر چڑھ گئے۔ مقدمہ چلائے بغیر جیلوں میں بند کئے گئے۔ لوگوں کی آزادی تحریر و تقریر۔ اور نقل و حرکت پر پابندیاں لگائی گئیں۔ لیکن اس کے باوجود آج بنگال کی یہ حالت ہے۔ کہ اس کا سب سے بڑا حاکم بے فکری۔ اور لاپروائی سے بنگال کے بازاروں میں سے نہیں گزر سکتا۔"

تشدد پسندوں کے مقابلہ میں حکومت کو ناکام قرار دیتے ہُوئے ایک اور اخبار "ملاپ" (۱۱ مئی) لکھتا ہے:۔

"اتنی سخت گیری کے باوجود اتنے متشددانہ قوانین کے باوجود اتنے آدمیوں کو سزا دینے کے بعد بھی اگر خود بنگال کے گورنر پر حملہ ہو سکتا ہے۔ تو اس کا اس کے سوائے اور کیا مطلب ہے۔ کہ آج تک ہم صرف درخت کی شاخیں کاٹتے رہے ہیں۔ اسے جڑ سے اکھاڑ نہیں سکے۔ اور اس درخت کی جڑ ہے حکومت کا بہرہ کان۔ ہندوستان کے مطالبات کو غور سے سُننے اور منظور کرنے کی بجائے اس نے ملک کے مختلف فرقوں کو منقسم کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ ہندوستان کوئی متحدہ آواز نہ اٹھا سکے۔ اور جو بھی آئین حکومت اس پر ٹھونسنا چاہے اسے منظور کرلے۔"

خونریزی کرنے والوں کی حوصلہ افزائی

ان خیالات کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ تشدد پسندوں کو اگر بے قصور نہیں۔ تو معذور قرار دے کر ان کے شرمناک افعال کی ساری ذمہ داری حکومت کے سر منڈھ دی جائے اور نہ صرف یہی۔ بلکہ اسے تشدد پسندوں کے مقابلہ میں ناکام قرار دے کر یہ ظاہر کرکے کہ دُوسرے حکام تو الگ رہے۔ تشدد پسندوں نے صوبہ کے حاکم اعلےٰ کو بھی خطرہ میں ڈال رکھا۔ اور اس کے لئے بے فکری سے اپنے صُوبہ کے کسی بازار سے گزرنا مشکل بنا دیا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کے نتائج اخذ کرنا دہشت پسندوں کی مذمت نہیں۔ بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کرنا۔ اور انہیں یہ بتانا ہے۔ کہ وُہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس کا مقابلہ کرنے سے حکومت عاجز ہے اور اس کے چھوٹے بڑے حکام سخت مشکلات میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

قاتلانہ حملوں کے بند نہ ہونے کی وجہ

اس قسم کے پراپیگنڈا کے بعد جس میں عام طور پر ہندو لیڈر حتیٰ کہ گاندھی جی بھی شریک ہیں۔ یہ امید رکھنا کہ ہندوؤں میں سے تشدد پسند عنصر معدوم ہو سکتا۔ اور ہندو نوجوان بُزدلانہ۔ اور شرمناک خونریزی کے ارتکاب سے باز رہ سکتے ہیں۔ بالکل فضول ہے۔ ہندو اخبارات اور ہندو لیڈر متفقہ طور پر بار بار یہ کہتے ہیں۔ کہ حکام پر قاتلانہ حملوں کی وجہ حکومت کی وُہ پالیسی ہے۔ جو اس نے تشدد پسند لوگوں کے متعلق اختیار کر رکھی ہے۔ اور اسی وجہ سے اس قسم کے حادثات میں کمی ہونے کی بجائے روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور وُہ بند ہونے کی بجائے بڑھ رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اصل وجہ وُہ پراپیگنڈا ہے۔ جو ہندو اخبارات اور ہندو لیڈر تشدد پسندوں کی حمایت میں کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں حکومت کے انتظامات کو ناکام بتاتے۔ اور حکومت کی مشکلات میں اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔ اس بات کا انہیں خود اعتراف ہے۔ چنانچہ "پرتاپ" (۱۱ مئی) لکھتا ہے:۔

"حکومت کی ساری طاقت انقلابی تحریک کو کچلنے میں ناکام رہی ہے۔ اندریں حالات قدرتی طور پر کئی گمراہ نوجوانوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ کیوں نہ اس تحریک میں شامل ہو جائیں۔ جسے گورنمنٹ کی کوئی طاقت کچل نہیں سکتی۔"

اگر ہندو اس افسوسناک طریق عمل کو ترک کرکے ایک طرف تو تشدد پسندوں کے خلاف پُرزور آواز بلند کریں۔ اور دوسری طرف ان کو کچلنے کے لئے حکومت سے تعاون کریں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں تشدد اور خونریزی کے حادثات کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔

ہندو اپنی پالیسی تبدیل کریں

ہندو حکومت سے بار بار کہتے ہیں۔ کہ وُہ تشدد پسندوں کے مقابلہ میں اپنی پالیسی میں تبدیلی کرے۔ وُہ تشدد کا مقابلہ تشدد کے ذریعہ کرنے کی بجائے مصالحانہ پالیسی اختیار کرے۔ کیونکہ اس کی موجودہ پالیسی تشدد پسندوں کو ختم نہیں کر [illegible] اس کہ اس مطالبہ میں کہاں تک معقولیت ہے۔ اور ایک حکومت تشدد پسندوں کے آگے ہتھیار ڈال کر کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر ہندو واقعہ میں تشدد پسندوں کو قوم و وطن کے لئے نقصان رساں سمجھتے ہیں۔ اور ان کے قاتلانہ حملوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ تو وُہ خود کیوں اس پالیسی میں تبدیلی نہیں کرتے۔ جو انہوں نے تشدد پسندوں کی حمایت میں شروع سے اختیار کر رکھی ہے۔ اور کیوں ان کے مقابلہ میں حکومت کو ناکام قرار دینے سے باز نہیں آتے۔ جبکہ وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس قسم کا خیال پیدا کرنے سے نوجوان لازمی طور پر تشدد کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ تشدد اور خونریزی کے واقعات کا موجب ہندوؤں کا وُہی طریق عمل ہے۔ جو انہوں نے حکومت کے خلاف اور تشدد پسندوں کی حمایت میں اختیار کر رکھا ہے۔ لیکن افسوس۔ کہ ابھی تک وُہ اس پر نظر ثانی کرنے۔ اور اسے چھوڑ دینے کے لئے تیار نظر نہیں آتے۔

ہندوؤں کی حکومت کو دھمکی

ان حالات میں ان کا یہ مطالبہ کہ "حکومت سخت گیرانہ پالیسی کو ایک طرف رکھ کر مصالحانہ پالیسی اختیار کرے۔ قومی لیڈروں کو اپنے وشواس کا پاتر بنا کر ان سے مشورہ کرے۔ اور ان کی امداد سے اس وبا کو دُور کرنے کی کوشش کرے۔" (پرتاپ ۱۱ مئی) یا یہ کہنا۔ کہ ہندوؤں کے "مطالبات کو منظور کر لینے کے بعد دہشت پسند اور اس قسم کی تمام تحاریک جو آج ملک کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ ختم ہو جائیں گی۔" (ملاپ ۱۱ مئی) در اصل کھلے الفاظ میں حکومت کو دھمکی ہے۔ کہ جب تک وُہ ہندو لیڈروں کا اعتماد حاصل نہیں کرتی اور ہندوؤں کے مطالبات ان کے منشاء کے مطابق پورے نہیں کرتی۔ اس وقت تک حکام کو قتل کرنے کے حادثات بند نہیں ہو سکتے۔ ظاہر ہے۔ کہ کوئی حکومت اس قسم کی دھمکی کے آگے نہیں جھک سکتی۔ اور اس کا فرض ہے۔ کہ پوری طاقت کے ساتھ تشدد پسندی کا مقابلہ کرے۔

ہر خیر خواہِ وطن کا فرض

لیکن اس قسم کی دھمکی ملک کے لئے بھی پیغام تباہی و ہلاکت ہے۔ اس لئے ہر امن پسند۔ اور خیر خواہِ وطن کا فرض ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں حکومت کی ہر ممکن امداد کرے۔ اور تشدد پسندوں کے خلاف پُوری جد و جہد سے کام لے۔ یہ صرف حکومت کی امداد نہیں بلکہ اپنی قوم اور ملک کی امداد ہے۔ اور صرف حکومت کی خیر خواہی نہیں۔ بلکہ اپنے وطن کی۔ بلکہ ان نوجوانوں کی بھی خیر خواہی ہے۔ جو غلط راستہ اختیار کرکے حکومت کو اتنا نقصان نہیں پہنچا رہے جتنا اپنے ملک اور اپنے آپ کو پہنچا رہے ہیں۔ ان پر اگر ملک اور قوم کی ترقی کرنے کا صحیح طریق واضح کر دیا جائے۔ تو ان کی زندگیاں بہت مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

مسلمانوں کا فرض

اس سلسلہ میں ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ ہندوستان کی خوش قسمتی ہے۔ کہ تشدد اور خونریزی کے شرمناک اور خلاف انسانیت حادثات کے داغ سے مسلمانانِ ہند کا دامن بالکل پاک و صاف ہے۔ اور وُہ بحیثیت قوم قیام امن اور احترام قانون کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ وُہ اپنی سرگرمیوں میں ضرورت کے مطابق اور اضافہ کر دیں گے۔ اور اس طرح اپنے وطن کو اس تباہی سے بچالیں گے۔ جو گمراہ ہندو نوجوانوں کی حرکات اور ان کے غلط کار حامیوں کے رویہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔

موپلوں کا بائیکاٹ

مالابار میں موپلوں نے قلیل التعداد احمدیوں پر جو مظالم کئے۔ ان کی نہایت دردناک داستان کئی بار بیان کی جا چکی ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی ذکر آچکا ہے۔ کہ موپلوں نے دوسری تکالیف پہنچانے کے علاوہ احمدیوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ لیکن اپنی تعداد اور طاقت پر گھمنڈ کرنے والے موپلوں پر واضح ہونا ہے کہ جو دوسروں کے لئے باعث اذیت بنتا ہے۔ اسے بھی اذیت اٹھانی پڑتی ہے اور جو ظلم کرتا ہے۔ اسے مظلوم کی آہ کا شکار بننا پڑتا ہے۔ چنانچہ اخبارات میں شائع ہُوا ہے۔ کہ تھیا لوگوں نے موپلوں کا سوشل بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ ان کی دوکانوں سے ہندو کچھ نہیں خریدتے۔ موپلے اس پر چیخ رہے اور دوہائی مچا رہے ہیں۔ اگر مالابار کے مسلمان مذہبی اختلاف کے باوجود دُنیوی معاملات میں متحد ہوں۔ تو ہندوؤں کی

احمدیت کے متعلق مضمون

مسیح موعودؑ کے جائے نزول کے متعلق سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی تعیین

از کلمۂ منارۂ شرقی عجب مدار - چوں خودز مشرق است تجلّی نیرم (المسیح الموعودؑ)

احادیث میں مسیح موعودؑ کے جائے نزول کے متعلق اگرچہ مختلف روایات آتی ہیں۔ مگر غیر احمدی اصحاب اس حدیث کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں جس میں ذکر ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کا نزول عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق ہوگا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ آنے والے موعود کو دمشق کے سفید مینار پر نازل ہونا چاہیئے تھا۔ نہ کہ قادیان میں

ترجیح بلا مرجح

غیر احمدی علماء کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ان مختلف احادیث میں سے جو مسیح موعودؑ کے جائے نزول سے متعلق ہیں صرف دمشقی مینارہ والی روائت کو لے لینا اور باقی احادیث کو ترک کر دینا ترجیح بلا مرجح ہے۔ اور ہم یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ دمشق میں ہی مسیح موعود کو اترتے دیکھنے کی امید رکھنا کہاں تک پوری ہو سکنے والی آرزو ہے۔ جبکہ احادیث میں مسیح موعود کی جائے نزول کوئی ایک نہیں۔ بلکہ مختلف مقامات آتے ہیں۔ چنانچہ بیت المقدس۔ جبل افیق معسکر المسلمین اور اردن مشہور اسماء ہیں۔ بیت المقدس کے متعلق جو حدیث ہے اس میں ذکر آتا ہے۔ کہ جلھم ببیت المقدس وامامھم رجلٌ صالح فبینما امامھم قد تقدم یصلّی بھم الصبح اذ نزل علیھم عیسٰی ابن مریم الصبح (ابن ماجہ باب خروج عیسٰے جلد ۲ صفحہ ۲۶۷) یعنی اہل عرب میں سے اکثر بیت المقدس میں جمع ہوں گے۔ ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا۔ ایک دن اسی اثناء میں کہ ان کا امام نماز پڑھنے کے لئے آگے بڑھے گا۔ عیسٰے ابن مریم ان پر نازل ہو جائیں گے اور وہ صبح کا وقت ہوگا۔

دوسری حدیث جس میں جنگ کے موقعہ پر مسیح موعود کا نزول بتایا گیا ہے۔ یہ ہے۔ فبینما ھم یعدون للقتال یسوّون الصفوف اذ اقیمت الصلٰوۃ فینزل عیسٰی ابن مریم فامھم (مشکوٰۃ کتاب الفتن صفحہ ۴۶۹) یعنی مسلمان جنگ کے لئے تیار ہو رہے ہوں گے۔ اور صفیں باندھیں کھڑے ہوں گے۔ کہ نماز کے لئے تکبیر کہی جائے گی۔ اسی اثناء میں اچانک حضرت عیسٰی بن مریم نازل ہو جائیں گے۔ اور وہ ان لوگوں کے امام بنیں گے۔

جبل افیق پر مسیح موعود کا نزول بتانے والی حدیث یہ ہے ینزل اخی عیسٰی بن مریم علیٰ جبل افیق (کنز العمال جلد ۶) کہ میرا بھائی عیسٰے بن مریم جبل افیق پر نازل ہوگا۔ حافظ ابن کثیر مقامات نزول مسیح کے ذکر میں فرماتے ہیں۔ وفی روایۃ بالاردن کہ ایک روائت میں جائے نزول اردن بتائی گئی ہے

(حاشیہ ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۵)

محدثین کی حیرت

مسیح موعود کے جائے نزول میں اس قدر اختلاف کہ کوئی اسے اسلامی لشکر گاہ بتا رہا ہے۔ کوئی بیت المقدس۔ صاحب کنز العمال جبل افیق بتا رہے ہیں۔ اور حافظ ابن کثیر اردن ظاہر کرتا ہے۔ کہ مسیح موعود کے دمشق کے مینارہ پہ اترنے کو یقینی اور قطعی ظاہر کرنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ محدثین کو بھی اس بات نے پریشان کئے رکھا۔ اور وہ قطعی طور پر ایک مقام تجویز نہ کر سکے۔ علامہ سندی لکھتے ہیں۔ وقال الحافظ ابن کثیر و قد ورد فی بعض الاحادیث ان عیسٰی علیہ السلام ینزل ببیت المقدس وفی روایۃ بالاردن وفی روایۃ بمعسکر المسلمین۔ واللّٰہ اعلم (ابن ماجہ مطبوعہ مصر حاشیہ جلد ۲) یعنی حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں بعض احادیث میں یہ آتا ہے۔ کہ مسیح موعود بیت المقدس میں نازل ہوگا بعض میں اردن اور بعض میں مسلمانوں کے لشکر میں اترنے کا ذکر ہے۔ مگر اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

امام جلال الدین سیوطی کا قول ہے۔ کہ حدیث نزول عیسٰی ببیت المقدس عند المصنف وھو ارجح ولا ینافیہ سائر الروایات لان بیت المقدس وھو شرقی دمشق (ابن ماجہ حاشیہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۵) یعنی صاحب ابن ماجہ کے نزدیک بیت المقدس میں نزول عیسٰے کی روائت سب سے راجح ہے۔ اور باقی روایات اس کے منافی نہیں۔ کیونکہ بیت المقدس دمشق کے مشرق میں ہی ہے۔

محدث ملا علی قاری بھی علامہ سیوطی کا قول نقل کر کے فرماتے ہیں۔ قلت حدیث نزولہ ببیت المقدس عند ابن ماجہ وھو عندی ارجح ولا ینافی سائر الروایات لان بیت المقدس شرقی دمشق (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۱۹۷) کہ بیت المقدس میں نازل ہونے والی روایت میرے نزدیک سب سے راجح ہے۔ اور باقی روایات اس کے مخالف نہیں۔ کیونکہ بیت المقدس دمشق سے مشرق میں ہی ہے غرض محدثین نے خود اختلاف روایات کو تسلیم کیا ہے۔ اور انہیں یہ بھی خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ ان روایات میں تطبیق دینے کی کوشش کریں۔ اسی لئے شرقی دمشق سے مراد دمشق کا مشرق قرار دے کر امام سیوطی نے بیت المقدس کی روائت کو ترجیح دی ہے۔ علامہ سندی اور محدث ملا علی قاری نے بھی "شرقی دمشق" سے مراد دمشق کا مشرق قرار دے کر امام سیوطی کی ہمنوائی کی ہے۔

تطبیق کی تین صورتیں

احادیث کے اس اختلاف کو دور کرنے کی تین ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یعنی یا تو اس اصل کے ماتحت کہ اذا تعارضا تساقطا سب احادیث کو پایۂ اعتبار سے ساقط کر دیا جائے۔ یا ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دیدی جائے۔ جیسا کہ امام سیوطی۔ ملا علی قاری۔ اور علامہ سندی نے بیت المقدس کی روائت کو ارجح قرار دیا ہے۔ یا پھر تطبیق کی کوئی اور مناسب صورت پیدا کی جائے۔ لیکن خواہ کوئی طریق اختیار کیا جائے۔ یہ یقینی طور پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ دمشق کے لفظ پر ہی اصرار کرنا۔ اور دمشق کے مینار پر ہی مسیح موعود کو اترتے دیکھنے کی امید رکھنا سخت غلطی ہے۔

نزول کے معنی آسمان سے اترنا نہیں

اسی طرح اگر کوئی شخص اس حدیث کے لفظ ینزل سے یہ استدلال کرے۔ کہ مسیح موعودؑ کو ضرور آسمان سے اترنا چاہیئے تو یہ بھی اس کی غلطی ہوگی۔ کیونکہ آیات قرآنی سے یہ امر واضح ہے۔ کہ نزول کے معنی آسمان سے جسم سمیت اترنا نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے حکم اور قدرت سے پیدا ہونا مراد ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ انزلنا الحدید۔ ہم نے لوہا اتارا۔ یا فرماتا ہے۔ وانزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج۔ یعنی چوپاؤں میں سے اس نے آٹھ قسم کے جوڑے تمہارے لئے نازل کئے۔ اسی طرح

فرماتا ہے۔ وان من شیءٍ الا عندنا خزائنہ وما ننزّلہ الا بقدرٍ معلوم یعنے کوئی چیز ایسی نہیں جس کے ہمارے پاس خزائن نہ ہوں۔ مگر ہم انہیں دنیا میں مقررہ اندازہ کے مطابق نازل کیا کرتے ہیں۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قد انزل اللہ الیکم ذکرًا رسولاً۔ یعنی ہم نے تمہاری طرف اس رسول کو نازل کیا ہے۔ علاوہ ازیں اگر اس حدیث میں نزول کا لفظ آیا ہے۔ تو دوسری حدیث میں خروج کا لفظ آیا ہے۔ (ابن ماجہ باب الآیات) جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں نزول بمعنی خروج ہی ہے۔ نہ کہ آسمان سے اترنے کے معنوں میں اس بحث سے اصولی طور پر ہمیں دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ دمشق کے لفظ پر اصرار کرنا اور یہ امید رکھنا۔ کہ مسیح موعود کا جائے نزول دمشق کا منارة بیضا ہی ہو سکتا ہے۔ لوگوں کی غلطی ہے۔ دوم نزول کے معنی مسیح موعود کے پیدا ہونے اور مبعوث ہونے کے ہیں نہ کہ آسمان سے اترنے کے

دمشق کا سفید منارہ

پھر قابل غور امر یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت دمشق میں کوئی سفید منارہ نہ تھا۔ بلکہ بعد میں لوگوں نے ایسا منارہ بنایا۔ چنانچہ ابن کثیر لکھتے ہیں۔ قد جدّدت منارة فی زماننا فی سنة احدی واربعین وسبعمائة من حجارة بیض۔ (حاشیہ ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۵) کہ ۷۴۱ھ میں ہمارے زمانہ میں وہاں سفید پتھروں کا ایک منارہ ہے۔ پھر جن لوگوں نے بیت المقدس کو حضرت مسیح کی نزول گاہ قرار دیا ان کا یہ قول ہے۔ کہ اگرچہ ابھی تک بیت المقدس میں اس قسم کا منارہ پایا نہیں جاتا۔ مگر بعد میں بنایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ محدث ملا علی قاری لکھتے ہیں۔ وان لم یکن فی بیت المقدس الآن فلا بد ان تحدث قبل نزولہ واللہ تعالیٰ اعلم (مرقاة جلد ۵ صفحہ ۱۹۷) یعنے اگرچہ اس وقت بیت المقدس میں اس قسم کا کوئی منارہ نہیں۔ مگر مسیح موعود کے نزول سے پہلے بن جائے گا۔ اور اصل حقیقت تو خدا ہی جانتا ہے۔ غرض مسیح موعود کے جائے نزول میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور متعدد روایات کو دیکھ کر محدثین نے حیرت کا بھی اظہار کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے تو "المنارة البیضاء شرقی دمشق" والی روایت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ھذا ھو الاشہر فی موضع نزولہ کہ مسیح موعود کے جائے نزول کے متعلق جس قدر احادیث پائی جاتی ہیں۔ یہ ان سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اور السیوطی اور ملا علی قاری وغیرہ نے بیت المقدس کے متعلق روایت کو ارجح الروایات قرار دیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود کسی نے بھی اپنی بات پر اصرار نہیں کیا بلکہ اپنے قیاس کے مطابق ایک حد تک تعیین کرنے کے بعد واللہ اعلم کہہ کر حقیقت حوالہ بخدا کر دی ہے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ کسی پیشگوئی کے ظہور سے قبل اس کی کنہ تک پہنچنا انسانی فہم کے لئے ناممکن ہوتا ہے

بلحاظ اسناد مستحق توجہ روایات

ہمارے نزدیک تنقیدی طور پر جبل افیق اور اردن والی روایات کمزور ہیں لیکن مسجد اقصےٰ بیت المقدس، المنارة البیضا شرقی دمشق اور معسکر المسلمین والی روایات بلحاظ اسناد مستحق توجہ ہیں۔ لیکن چونکہ بلحاظ حقیقت ان تینوں میں تطبیق نہیں ہو سکتی یعنی یہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مسیح موعود بیت المقدس میں بھی اترے۔ دمشق میں بھی اترے۔ اور معسکر المسلمین میں بھی۔ اس لئے لازماً ہمیں ان الفاظ کو مجاز پر محمول کرنا پڑے گا۔

جائے نزول مشرق ہے

شرقی دمشق کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے جب ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض اور احادیث کو دیکھتے ہیں۔ تو مطلب صاف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بخاری کی ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں دیکھا کہ دجال بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے۔ اور مسیح موعود بھی اس کے پیچھے پیچھے طواف کر رہا ہے۔ شارحین حدیث نے اس کی یہ توجیہہ کی ہے۔ کہ بیت اللہ سے مراد اسلام ہے۔ اور چونکہ دجال دشمن اسلام ہے۔ اس لئے وہ تو اپنے زمانہ میں اسلام کو مٹانے کے درپے ہوگا۔ مگر مسیح موعود اسلام کی حفاظت کے لئے تگ و دو کرے گا۔ (مرقاة شرح مشکوٰة جلد ۵ صفحہ ۲۰۱) و مجمع البحار زیر لفظ طوف) اس حدیث سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا نزول دجال کی ظہور گاہ پر ہوگا۔ اور دجال کی ظہور گاہ احادیث کے رو سے نہ تو یمن ثابت ہوتی ہے۔ نہ شام بلکہ مشرق ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بل من قبل المشرق ماھو واوماء بیدہ الی المشرق (مسلم) یعنے دجال مشرق میں ظاہر ہوگا۔ اور حضور نے اپنے دست مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ بھی کیا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ مسیح موعود کے نزول کی جگہ مدینہ منورہ سے مشرق کی طرف کا حصہ ہے۔ اس کے مطابق حضرت مسیح ناصری نے بھی فرمایا۔ کہ "جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا" (متی ۲۴/۲۷) بائیبل بھی کہتی ہے۔ کس نے صادق کو مشرق سے نکالا

مسجد اقصےٰ سے مراد

اس روائت پر غور کرنے کے بعد جب ہم مندرجہ بالا روایات پر نگاہ ڈالیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح موعود کی جائے نزول مشرق ہے [illegible] مشرق کو نہیں یہی وجہ ہے کہ رسول کریم نے بھی محض دمشق نہیں بلکہ شرقی دمشق کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ یعنی وہ دمشق سے جانب مشرق ہوگا۔ اور یہی معنے امام سیوطی اور علامہ سندی وغیرہ نے کئے ہیں۔ پس ہمیں ان بزرگان سلف سے اس بارے میں کلی اتفاق ہے کہ شرقی دمشق سے مراد دمشق نہیں۔ بلکہ ایسا مقام ہے جو دمشق سے مشرق کی طرف ہوگا۔ اور پھر ہمیں اس امر میں بھی ان سے اتفاق ہے۔ کہ مسجد اقصیٰ ہی اس شرف کی مستحق تھی۔ کہ وہ مسیح موعود کی نزول گاہ ہوتی۔ مگر ہمیں اس امر میں ان سے اختلاف ہے۔ کہ مسجد اقصیٰ سے مراد وہ مسجد اقصےٰ ہے۔ جو انبیاء بنی اسرائیل کا قبلہ رہ چکی ہے۔ اور اس کی دو وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ بیت المقدس والی مسجد اقصےٰ دمشق سے جانب شرق نہیں اور نہ ہی بیت المقدس دمشق سے مشرق میں واقع ہے۔ بلکہ بیت المقدس دمشق سے جنوب مغرب میں ہے۔ دوم اگر پرانی مسجد اقصےٰ کو ہی مسیح موعود کی نزول گاہ قرار دیا جائے۔ تو اس سے یہ غلطی پھیل سکتی ہے۔ کہ لوگ سمجھیں گے۔ کہ مسیح موعود نعوذ باللہ اسی قبلہ کو قائم کرنے آئیگا۔ جو یہود کا تھا۔ اور مکہ معظمہ قبلہ نہیں رہیگا۔ ان وجوہات کے ماتحت ضروری ہے۔ کہ بیت المقدس والی مسجد اقصیٰ کا خیال چھوڑ کر اس مسجد کو تلاش کیا جائے جو مدینہ اور دمشق دونوں سے جانب مشرق ہو۔ اور جو بُعد مکانی و زمانی کے لحاظ سے بھی اقصیٰ یعنے بعید ہو۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں

[illegible] کہ مسجد اقصےٰ کے معنے زیادہ بُعد والی کے ہیں۔ اور بُعد یا زمانی ہوتا ہے۔ یا مکانی۔ سورہ جمعہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر ہے۔ ایک امیین میں اور دوسری آخرین میں۔ یہ آخرین والی بعثت زمانی طور پر بعثت قصویٰ ہے۔ پھر زمانی بُعد کے علاوہ مکانی طور پر بھی قادیان جو سیدنا حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ وعلیٰ مطاعہ محمد الصلوٰة والسلام کی نزول گاہ ہے۔ مدینہ منورہ سے بیت المقدس کی نسبت بھی دور ہے۔ اس لئے یہ مکان اقصےٰ ہے۔ اور اس جگہ سے مبعوث ہونیوالا یقیناً اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ جو احادیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی

شرقی دمشق کہنے میں حکمت

اس جگہ اس سوال کا حل کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جب مسیح موعود کے مقام کو الی المشرق کہہ کر متعین کر دیا گیا تھا۔ تو پھر شرقی دمشق کہنے میں کیا حکمت تھی۔

اصل وجہ یہ ہے۔ کہ دمشق کو صلیبی فتنہ کے ساتھ زبردست تعلق ہے یہیں سے تثلیث پرستی کا آغاز ہوا۔ اور چونکہ مسیح موعود نے کسر صلیب کے لئے آنا تھا۔ اس لئے یہ الفاظ کہہ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتا دیا۔ کہ دمشق جو تثلیث کا منبع ہے۔ وہاں بھی مسیح موعود کا نور پہنچے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں۔

"دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے

اس غرض سے ہے۔ کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اول دمشق سے شروع ہوئی۔ اور مسیح موعود کا نزول اس غرض سے ہے۔ کہ تا تین کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ پس اس ایما کے لئے بیان کیا گیا۔ کہ مسیح کا منارہ جس کے قریب۔ اس کا نزول گاہ ہوگا۔ دمشق سے مشرقی طرف ہے ۔ ۔ ۔ کیا ہی منحوس وہ دن تھا۔ جب پولوس یہودی ایک خواب کا منصوبہ بنا کر دمشق میں داخل ہوا۔ اور بعض سادہ لوح عیسائیوں کے پاس یہ ظاہر کیا۔ کہ خداوند مسیح مجھے دکھائی دیا۔ اور اس تعلیم کے شائع کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ کہ گویا وہ بھی ایک خدا ہے۔ بس وہی خواب تثلیث کے مذہب کی تخم ریزی تھی۔ غرض یہ شرکِ عظیم کا کھیت اول دمشق میں بڑھا۔ اور پھولا۔ اور پھر یہ زہر اور جگہوں میں پھیلتی گئی۔ پس چونکہ خدا تعالے کو معلوم تھا۔ کہ انسان کو خدا بنانے کا بنیادی پتھر اول دمشق میں ہی رکھا گیا۔ اس لئے خدا نے اس زمانہ کے ذکر کے وقت کہ جب غیرت خداوندی اس باطل تعلیم کو نابود کرے گی۔ پھر دمشق کا ذکر فرمایا۔ اور کہا۔ کہ مسیح کا منارہ یعنی اس کے نور کے ظاہر ہونے کی جگہ دمشق کی مشرقی طرف ہے۔ اس عبارت سے یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ وہ منارہ دمشق کی ایک جز ہے۔ اور دمشق میں واقع ہے۔ جیسا کہ بدقسمتی سے سمجھا گیا۔ بلکہ مطلب یہ تھا۔ کہ مسیح موعود کا نور آفتاب کی طرح دمشق کے مشرقی جانب سے طلوع کر کے مغربی تاریکی کو دور کرے گا۔ اور یہ ایک لطیف اشارہ تھا۔ کیونکہ مسیح کے منارہ کو جس کے قریب اس کا نزول ہے۔ دمشق کے مشرقی طرف قرار دیا گیا۔ اور دمشقی تثلیث کو اس کے مغربی طرف رکھا۔ اور اس طرح پر آنے والے زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی کی۔ کہ جب مسیح موعود آئے گا۔ تو آفتاب کی طرح جو مشرق سے نکلتا ہے ظہور فرمائے گا۔ اور اس کے مقابل پر تثلیث کا چراغ مردہ جو مغرب کی طرف واقع ہے۔ دن بدن پژمردہ ہوتا جائے گا۔ کیونکہ مشرق سے نکلنا خدا کی کتابوں میں اقبال کی نشانی قرار دی گئی ہے۔ اور مغرب کی طرف جانا ادبار کی نشانی اور اسی نشانی کی طرف ایما کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو جو مسیح موعود کا نزول گاہ ہے۔ دمشق سے مشرق کی طرف آباد کیا۔ اور دمشق کو اس سے مغرب کی طرف رکھا۔" (اشتہار منارۃ المسیح صفحہ ۵) غرض نزول کی حدیث میں شرقی دمشق کے الفاظ زبردست حکمت پر مبنی ہیں۔ اور ان میں اسلام اور احمدیت کی شاندار کامیابی کی طرف اشارہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں احادیث صحیحہ کی علامات کے عین مطابق دمشق سے مشرقی طرف قادیان کی مبارک سرزمین سے آفتاب ہدایت کا طلوع ہوا۔ دنیا اس کی ضیا پاشیوں سے بقعۂ نور بن رہی ہے۔ اور اس کی روشن شعاعوں نے ایک عالم کو منور کر دیا ہے۔ مگر وہ کونے جو ابھی تاریک ہیں وہ گھر جو ابھی پُر ظلمت ہیں وہ خطے جو ابھی تاریکی میں پڑے ہیں۔ کاش اس آفتاب ہدایت کی شعاعیں جذب کریں۔ کہ اس کے بغیر کہیں نور نہیں۔

تمدن اسلام

اسلام اور زر و اموال

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ایک گذشتہ پرچہ میں "اسلام اور زر و اموال" کے موضوع پر ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ جائز طریق سے دولت پیدا کرنے سے اسلام روکتا نہیں۔ ہاں اسے جائز طریق پر خرچ کرنے کے متعلق اس نے ضروری ہدایات دی ہیں۔ جن کی پابندی ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس مضمون سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ اسلام انسانوں کو دنیا میں منہمک کرنا چاہتا ہے اور دولت کمانا مقصود زندگی قرار دیتا ہے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ جبکہ اسلام انسان کو عبودیت کے انتہائی مقام پر پہنچانا چاہتا ہے اور انسان کی زندگی کا مقصد یہ قرار دیتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے صحیح معنوں میں اس کا عبد بن جائے۔ اس مضمون سے مقصود محض یہ تھا۔ کہ وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اسلام چاہتا ہے۔ انسان مفلسی و قلاشی کی زندگی بسر کرے۔ یا یہ کہ دولت کی تقسیم بالشویک اصول کے ماتحت ہونی چاہیئے۔ ذاتی جائداد اور ذاتی املاک کے اصل کو ترک کر دیا جائے۔ یہ صحیح نہیں:

انسان کا اصل مقصود

اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ اسلام نے انسانی زندگی کا اصل مقصد خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا اور اس کا حقیقی عبد بننا قرار دیا ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ اسلام دنیاوی زندگی کو باعزت اور بافراغت بنانے سے بھی منع نہیں کرتا۔ اسلام یہ نہیں کہتا۔ کہ ضرور مفلسی کی زندگی بسر کی جائے اور اپنی ضروریات زندگی نیز اپنے متعلقین کے حوائج کو پورا کرنے کا کوئی سامان نہ کیا جائے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ اور آپ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر آپ نے دنیا کو ترک کر دینے کی تلقین نہیں کی۔ بلکہ اپنے ماننے والوں سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد لیا۔ جس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے۔ کہ جہاں دنیا دین کے مقابلہ میں آئے۔ وہاں اس کی کوئی پروا نہ کی جائے۔ لیکن جہاں دین کے ساتھ اس کا تصادم نہ ہو۔ بلکہ دین کے ماتحت رہے۔ دین کے احکام کے مطابق ہو۔ وہاں اس کا بھی خیال رکھا جائے۔ پس اپنے اصل مدعا اور مقصود کو ہاتھ سے نہ دیتے ہوئے اگر کوئی شخص دنیوی لحاظ سے بھی عزت اور رفعت کا مقام حاصل کرتا ہے۔ تو یہ نہ اسلام میں ممنوع ہے۔ اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے ناجائز قرار دیا ہے

موجودہ زمانہ کا ایک مشکل سوال

اقتصادیات کا سوال اس زمانہ میں نہایت اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اور اس ضمن میں ایسی ایسی پیچیدگیاں اور مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ کہ دنیا کے بڑے بڑے مدبر۔ فلاسفر۔ اور سیاستدان پریشان ہیں۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اس الجھن سے کس طرح نجات حاصل کی جائے۔ مزدور اور سرمایہ داری کے قضیہ نے نہایت ناگوار صورت اختیار کر رکھی ہے۔ اور دنیا کے امن و امان کے لئے پیغام ہلاکت بنا ہوا ہے۔ انہی مشکلات کی وجہ سے تمام حکومتوں کا نظام ہر وقت خطرہ میں ہے۔ اور آئے دن مختلف مقامات پر ایسے فسادات رونما ہوتے رہتے ہیں جو حکومتوں کے لئے۔ بیحد پریشان کن ثابت ہوئے ہیں۔ سرمایہ دار کہتے ہیں۔ کہ ان کا حق ہے وہ جس قدر روپیہ کما سکیں کمائیں۔ اور اسے ذاتی تصرف میں لائیں۔ لیکن دوسرا فریق کہتا ہے کہ سارے ملک کے لوگ کام کرتے ہیں۔ اور اجتماعی کوشش اور عمل ہی دولت پیدا کرنے کا موجب ہے۔ اس لئے بعض افراد کی دولتمندی گوارا نہیں کی جا سکتی۔ اور یہ امر ناقابل برداشت ہے۔ کہ چند لوگ تو تمام روپیہ سمیٹ کر بڑے بڑے امیر بن جائیں۔ لیکن ملک کی اکثریت غربت اور افلاس کے باعث بھوکوں مرے۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ دولتمندوں سے روپیہ چھین کر مفلس اور نادار لوگوں کو دے دیا جائے۔ یہ کشمکش بعض اوقات نہایت ہی نازک اور ناگوار صورت اختیار کر جاتی ہے۔ جس کی تفصیلات سے تمام اخبار بین حضرات آگاہ ہیں۔

مشکل کا حل

لیکن یہ ساری کشمکش اور کشیدگی محض اس وجہ سے ہے۔ کہ اسلام کے احکام کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ایک طرف اگر افراط ہے۔ تو دوسری طرف تفریط۔ اعتدال کے رستہ کو ترک کر دیا گیا ہے۔ اسلام جہاں یہ اجازت دیتا ہے۔ کہ انسان جائز طور پر محنت کر کے اور دین کے احکام کو نظر انداز کئے بغیر اور اپنی روحانیت کو ادنیٰ سے ادنیٰ ضرر پہنچائے بغیر اپنے لئے آسودگی کے سامان مہیا کرے۔ اور باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل ہو۔ وہاں وہ جائز ذرائع سے پیدا کردہ دولت کو کاملاً ذاتی ملکیت میں دے دیئے جانے کا مؤید بھی نہیں۔ بلکہ اس میں ضرورتمندوں اور محتاجوں کا ایک حق قرار دیتا ہے۔ اور ان کے حوائج و ضروریات کو پورا کرنے کے لئے امراء کے اموال میں ایک حصہ مقرر کرتا ہے۔ اور اس کی ادائگی بطور احسان یا چٹی کے نہیں۔ بلکہ بطور حق ضروری ٹھہراتا ہے۔ اس حق کی ادائیگی اتنی ضروری اور اہم ہے۔ کہ اسے ارکان اسلام

میں داخل کیا ہے۔ یہ ایسی تعلیم ہے۔ کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو کسی قسم کا جھگڑا پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ بھلا جس صورت میں کہ دولت مند لوگ بغیر کسی تیل و حجت اور تامل کے اپنے اموال میں سے ایک حصہ علیحدہ کر کے بغیر کسی احسان اور مروت جتانے کے حاجت مند اور غریب بھائیوں کے حوائج اور ضرورتوں کو پورا کرنے کا انتظام کر دیں گے۔ تو ان کے خلاف غریبوں کو کسی قسم کی بے چینی اور شورش پیدا کر کے ملک کے امن و امان کو خطرہ میں ڈالنے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ غریب اور مزدور لوگ اسی صورت میں شور مچاتے ہیں۔ جب کہ وہ کسی کو اپنا مددگار نہیں دیکھتے۔

دولت مندوں کا معبود روپیہ

لیکن اس وقت یہ حالت ہو رہی ہے۔ کہ جن لوگوں کے قبضہ میں دولت آجاتی ہے۔ وہ اسے بڑھانے اور ترقی دینے کی فکر میں ناجائز سے ناجائز طریق اختیار کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ اور اس ناپاک مقصد کے لئے انہیں غریبوں اور محتاجوں کا خون چوسنے سے بھی پرہیز نہیں ہوتا۔ وہ خدا ترسی اور مخلوق سے ہمدردی کے تمام جذبات کو بالائے طاق رکھ کر اسی دھن میں لگے رہتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے۔ ان کے معمور خزانے اور زیادہ بھر جائیں۔ اور اسی وجہ سے وہ غریبوں کے لئے کوئی سہولتیں روا رکھنے کو تیار نہیں ہوتے۔ دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو بھوکوں مرتے ہیں۔ اور روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کی وسعت بھی نہیں پاتے۔ وہ عالم مایوسی میں فسادات پیدا کر کے ملک کے امن و امان کو مخدوش بنا دیتے ہیں۔ اگر ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا کوئی مستقل اور معقول انتظام ہو۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ خود بھی تباہ ہوں۔ اور دوسروں کی تباہی کے سامان بھی کرتے پھریں۔ یہ امن کی حالت اسی صورت میں پیدا ہو سکتی ہے۔ جو اسلام نے پیش کی ہے۔

ایک قابل امداد بھائی

ایک صاحب نابینا عمر قریباً ۵۰ سال تحصیل نکودر ضلع جالندھر موضع اکبر پورہ کے اصل رہنے والے ہیں۔ احمدی ہونے کی وجہ سے ان کی گذشتہ آمدنی کی صورت جاتی رہی ہے۔ جس مسجد میں وہ رہتے تھے۔ وہاں سے ان کو نکال دیا گیا ہے۔ اگر کوئی جماعت ان کو امام مسجد کے طور پر رکھنا چاہتی ہو۔ تو دفتر تعلیم و تربیت میں اطلاع دے۔ یہ صاحب اس کام کے بخوبی اہل ہیں۔ اور تھوڑی سی امداد کھانے کپڑے کی جو جماعت کی طرف سے ان کو ملے گی۔ اس سے ان کا گذارہ ہو سکیگا۔ جماعتیں اس بارہ میں ضرور توجہ فرمائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

مالابار کیلئے مجاہدین کی ضرورت

مالابار کے علاقہ میں انگریزی دان آنریری مبلغین کی ضرورت ہے۔ جو ایسے رنگ میں کام کریں۔ جس طرح ملکانہ میں کیا گیا تھا۔ اور اس قسم کے مبلغین کی ایک جماعت وہاں رکھی جائے جو اس حد تک کام کرے۔ کہ مخالفین اس بات سے مایوس ہو جائیں۔ کہ احمدیوں کو مصائب میں مبتلا کر کے وہ احمدیت کو روک سکتے ہیں۔ ایسے بہت سے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ صاحب توفیق احباب جلدی اپنے آپ کو پیش کریں۔ اگر بعض دوست کسی وجہ سے خود تشریف نہ لے جا سکتے ہوں۔ تو جتنے عرصہ کے لئے وہ جانے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ اتنے عرصہ کے اخراجات نقدی کی صورت میں بھیج دیں۔ تاکہ ہم اسی ملک کے احمدیوں سے کام لے سکیں۔ جو اپنی زبان جاننے کی وجہ سے بہت عمدہ کام کر سکتے ہیں۔ اب اس کے لئے انگریزی دانوں کی خصوصیت نہیں۔ بلکہ جو دوست بھی اس کار خیر میں حصہ لے سکتے ہوں۔ ان کو شامل ہونا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد اطلاع دی جائے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

امتحان کتب مسیح موعود علیہ السلام بابت ۱۹۳۴ء

امسال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے امتحان میں سرمہ چشم آریہ۔ چشمہ مسیحی۔ اور برکات الدعا۔ بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ امتحان مورخہ ۴ نومبر ۱۹۳۴ء بروز اتوار لیا جائے گا۔ ہماری جماعت کے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شامل ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ اور ایک ایسا زبردست ہتھیار۔ جس کے آگے دنیا کا کوئی ہتھیار نہیں ٹھہر سکتا۔

پس احباب خود بھی شامل ہوں۔ اور دوسروں میں بھی اس کی تحریک فرمائیں۔ سکرٹریان تعلیم و تربیت خصوصیت سے اس طرف توجہ فرمائیں۔

شمولیت کی درخواستیں آخر ستمبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے تار کے پتے

احمدیہ پبلک کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے جناب پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب پنجاب کے ساتھ تار کے پتوں کے متعلق خط و کتابت کر کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفاتر کے حسب ذیل مختصر پتے منظور کرائے گئے ہیں۔ احمدی احباب اور عہدیداران آئندہ کے لئے نوٹ کر لیں۔ اور ان پتوں پر تار ارسال کیا کریں۔ اس سے پیشتر ڈاک خانہ کی طرف سے پتہ کے اندر جو لفظ احمدیہ درج کرنے کی ہدایت تھی۔ وہ منسوخ ہو گئی ہے۔

۱۔ ناظر صاحب اعلیٰ قادیان — Nazir Ala Qadian

۲۔ ناظر صاحب تالیف و تصنیف قادیان — Nazir Tasneef Qadian.

۳۔ ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان — Nazir Tableegh Qadian

۴۔ ناظم صاحب بہشتی مقبرہ قادیان — Nazim Bahishti Maqbara Qadian

۵۔ ناظر صاحب تعلیم قادیان — Nazir Talim Qadian

۶۔ ناظر صاحب امور عامہ قادیان — Nazir Umooramma Qadian

۷۔ ناظر صاحب بیت المال قادیان — Nazir Baitulmal Qadian

۸۔ ناظر صاحب امور خارجہ قادیان — Nazir Kharijah Qadian

۹۔ ناظم صاحب جائداد صدر انجمن قادیان — Nazim Jaidad Qadian.

اخبار الفضل کا پتہ حسب دستور الفضل رہیگا (ناظر امور عامہ قادیان)

ضرورت نرس

ایک ہوشیار ٹرینڈ نرس یا دایہ کی ضرورت ہے۔ جو دودھ پینے والے بچوں (جوڑے) کی تربیت کر سکے۔ درخواست ڈاکٹر عبد الحمید صاحب اسسٹنٹ سرجن ریلوے۔ لائل پور کی خدمت میں ارسال

مراسلات

احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

ایک غیر مبایع کا خط اپنی لڑکی کے نام

۲۲ راپریل سکول کا سالانہ جلسہ جامع مسجد احمدیہ کے صحن میں چار بجے منعقد کیا گیا۔ مستورات کافی تعداد میں تشریف لائیں۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے اغراض جلسہ بیان کئے کئی لڑکیوں نے اپنے چھوٹے چھوٹے مضامین پروگرام کے مطابق پڑھے اور زبانِ حال سے احمدیہ گرلز سکول میں لڑکیوں کو داخل کرنے کی سفارش کی۔ مناظرہ کے لئے بھی لڑکیوں کو مشق کرائی جاتی ہے۔ امسال خورشید و مبارکہ مڈل کی دو لڑکیوں نے اور سیدہ مسرت وامۃ السلام نے نہایت اچھی طرح مناظر کئے عزیزہ رضیہ اور ستارہ نے دینی تعلیم کی اشد ضرورت اور اس کے لئے اپنے سکول کا بہترین نمونہ دوسرے اسلامی سکولوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے اپنے لکھے ہوئے نہایت مفید مضامین پڑھے۔ سیدہ عفت نے ایک حدیث حقوق ہمسایہ اور وصیت مال کے متعلق حضرت سعد بن ابی وقاص کا واقعہ بیان کیا۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ نے استانیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے طالبات سکول خصوصاً پاس شدہ لڑکیوں کو ہمیشہ دینی تعلیم میں ترقی کے لئے کوشاں رہنے کی تاکید فرمائی ؛

چھ بجے کے قریب محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے وحیٔ الٰہی کو انسانی دل کی زمین کے لئے بطور پانی بناکر سمجھایا۔ کہ جس طرح زمین بغیر پانی مردہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح روح بغیر وحیٔ الٰہی مردہ رہتی ہے۔ لہٰذا نہایت ضروری ہے۔ کہ تم اس الہامی پانی سے زندگی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور قرآن کریم کو اپنا دستورالعمل بناؤ۔ پھر ایک غیر مبایع بھائی کی چٹھی جو انہوں نے اپنی لڑکی کے دینیات میں اول رہنے اور انعام میں ایک نسخہ قرآن کریم کا پانے پر لکھی تھی، سنائی یہ چٹھی ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اس کے بعد طالبات سکول کو جو دینیات میں اول دوم اور سوم رہیں۔ انعام تقسیم کئے گئے۔ بعض لڑکیوں کے والدین کی طرف سے بھی انعام دیئے گئے۔ پھر لڑکیوں کی سلائی کی نمائش کی گئی جس میں ساٹھ روپے کے قریب اشیاء فروخت ہوئیں۔ غیر مبایع بھائی نے اپنی لڑکی کے نام حسب ذیل چٹھی لکھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مریم بی بی جماعت ششم احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ

ماں باپ کی دعائے نیک اولاد کے لئے تمام انعاموں سے بڑھ کر انعام ہے۔ دنیا میں نیکی کے ساتھ ترقی کرو۔ خدا کی رحمت ہر وقت تمہارے شامل حال رہے ؛

تمام موجودہ فرقہائے اسلام سے میں احمدیت کو اپنے لئے زیادہ پسند کرتا ہوں۔ اور آج تم کو اجازت دیتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کر کے اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اس جہان فانی کو چھوڑنے سے پہلے سرمایہ جمع کر لو۔ خدا تم کو صاحب اقبال کرے، ماں باپ استاد اور قوم کے لئے تمہارا وجود ایک بہترین نمونہ ہو آمین فقط خاکسار۔ سکینہ سکرٹری لجنہ سیالکوٹ

سکندر آباد میں احمدی خواتین کا جلسہ

بروز دوشنبہ احمدیہ جوبلی ہال میں ہمارا ماہواری جلسہ منعقد ہوا۔ محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ اہلیہ عبداللہ بھائی صاحب کی صدارت میں ساڑھے پانچ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اولاً اہلیہ مولوی عبدالحی صاحب نے حضرت امام حسینؓ کے حالات بیان کئے۔ ازاں بعد جناب فاطمہ بیگم صاحبہ مسز فاضل الدین صاحب نے "مال اور اولاد" پر مضمون پڑھا جس میں بتلایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مال اور اولاد عطا کر کے ہم پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد کی ہیں۔ پھر زینب بیگم بنت عبداللہ الہ دین صاحب نے اطاعت والدین پر پُر اثر مضمون پڑھا۔ اس کے بعد الہ دین فیملی کی دو چھوٹی لڑکیوں نے نظم سنائی۔ بعد میں خاکسار سکرٹری نے اولاً ریزولیشن ۱۹۳۴ء متعلقہ ساخت برقعہ پڑھ کر سنایا۔ پھر فلسفہ شہادت پر تقریر کی ؛

دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ ۱۲ روپیہ چندہ جمع ہوا۔ بعد مغرب مولانا نذیر صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔ جس میں مستورات بھی شریک ہوئیں ؛

اہلیہ سید بشارت احمد صاحب۔ سکرٹری لجنہ اماء اللہ

لائلپور میں دیوبندی مولویوں کا مباحثہ سے فرار

لائلپور میں دیوبندی علماء نے ہمیں مناظرہ کا چیلنج دیا۔ مضامین یہ تھے۔ وفات و حیات مسیح۔ اجرائے نبوت۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام چیلنج منظور کر لیا گیا۔ اور ساتھ ہی جماعت احمدیہ لائلپور نے قرآن شریف کی عربی میں تفسیر لکھنے کے لئے دیوبندی علماء کو چیلنج دیا۔ جو انہوں نے منظور کر لیا۔ اور ہمیں شرائط مناظرہ طے کرنے کے لئے اپنے ہاں بلایا۔ مگر جس وقت ہم مولوی محمد مسلم صاحب کے پاس گئے۔ اور کہا کہ ہم شرائط مناظرہ طے کرنے کے لئے آپ کی تحریر کے مطابق آئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ تفسیر نویسی کے لئے تو ہم ہرگز تیار نہیں۔ اور اگر تم لوگوں نے وفات و حیات مسیح پر مناظرہ کرنا ہے۔ تو تمہارا راستہ ادھر اور ہمارا ادھر ہے۔ ۱۰ رمئی کو ہم نے جلسہ کیا۔ جس میں ان کی تمام خط و کتابت پڑھ کر سنائی۔ اور بتایا۔ کہ کس طرح انہوں نے فرار اختیار کیا پھر جناب قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل۔ شیخ عبدالقادر صاحب نومسلم اور مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے ان کے تمام اعتراضوں کے جواب دیئے۔ رات کے بارہ بجے تک جلسہ جاری رہا۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا ؛

خاکسار۔ محمد یوسف

ضلع سیالکوٹ کے زمینداروں کا جلسہ

مورخہ ۶ رمئی ۱۹۳۴ء موضع گرزبردار تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں نمائندگان و نمبرداران و زمینداران مندرجہ ذیل دیہات کا اجلاس زیر صدارت سردار کشن سنگھ صاحب نمبردار ساکن دادو والی منعقد ہوا۔

(۱) گرزبردار (۲) دادو والی (۳) تھتو ادجلہ (۴) چک ہوشیارہ (۵) نور پور (۶) نواں پنڈ (۷) چک بھولا (۸) نواب ہوٹہ (۹) لسرائے (۱۰) بخت پور (۱۱) ڈھوڈہ (۱۲) گرڑ

حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئیں

(۱) اجلاس ہذا گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ایکٹ امداد مقروض زمینداران کو جلد منظور کر کے تمام پنجاب میں نافذ کرے۔ یہ ریزولیشن سردار دیوان سنگھ صاحب چک ہوشیارہ نے پیش کیا۔ چودھری حسین بخش صاحب نمبردار موضع گرزبردار نے تائید کی۔ اور بالاتفاق پاس ہوا

(۲) یہ اجلاس گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ قحط سالی وارزانی غلہ اور کساد بازاری کو مد نظر رکھتے ہوئے عدالت ہائے دیوانی کو ہدایت کرے۔ کہ تا وقتیکہ ایکٹ امداد مقروضان کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ کسی ڈگری کا زمینداروں کے خلاف اجرا نہ دے۔ یہ ریزولیشن چودھری عطاء اللہ صاحب نے پیش کیا سردار بھگوان سنگھ صاحب نمبردار نے تائید کی۔ اور اتفاق رائے سے پاس ہوا

(۳) اجلاس ہذا تجویز کرتا ہے۔ کہ ریزولیشن نمبر ا و نمبر ۲ کی نقل جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع سیالکوٹ۔ جناب چیف سکرٹری صاحب بہادر پنجاب گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجی جائے۔ اور اس کی ایک ایک نقل اخبارات۔ الفضل۔ انقلاب میں ارسال کی جائے۔ یہ ریزولیشن چودھری اروڑا صاحب نمبردار نے پیش کیا۔ اور چودھری فتح محمد صاحب نے تائید کی۔ اور اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء پر بیعت کرنے والوں کی فہرست

نمبر	نام	پتہ
۳۶۳	شیر علی صاحب	ضلع گجرات
۳۶۴	حبیب احمد صاحب	خوست
۳۶۵	جیون صاحب	جھنگ
۳۶۶	رحمت اللہ صاحب	ضلع امرتسر
۳۶۷	ملک غلام محمد صاحب	لاہور
۳۶۸	شیخ عبد الرزاق صاحب بیرسٹرایٹ لا	لائلپور
۳۶۹	چوہدری سلطان احمد صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۳۷۰	چوہدری غلام محی الدین صاحب	〃 گورداسپور
۳۷۱	چوہدری نور احمد صاحب	〃 〃
۳۷۲	چوہدری عبد العزیز صاحب	〃 〃
۳۷۳	چوہدری محمد کریم صاحب	〃 〃
۳۷۴	ملک محمد اصغر خان صاحب	〃 شیخوپورہ
۳۷۵	صادق حسین صاحب	〃 لائلپور
۳۷۶	حافظ محمد رضا صاحب	〃 اٹک
۳۷۷	منشی محمد بخش صاحب	〃 جالندھر
۳۷۸	مستری فضل الدین صاحب	〃 گورداسپور
۳۷۹	نبی بخش صاحب	〃 〃
۳۸۰	غلام قادر صاحب	〃 شیخوپورہ
۳۸۱	رحمت علی صاحب	〃 گورداسپور
۳۸۲	محمد رفیق صاحب	〃 لاہور
۳۸۳	غلام محمد صاحب	〃 〃
۳۸۴	جلال الدین صاحب	〃 〃
۳۸۵	محمد عالم صاحب	〃 گجرات
۳۸۶	خورشید احمد صاحب	〃 〃
۳۸۷	غلام نبی صاحب	〃 〃
۳۸۸	حبیب احمد صاحب	جالندھر
۳۸۹	عبد الغنی خان صاحب	ضلع جالندھر
۳۹۰	چوہدری الطاف احمد صاحب	〃 گورداسپور
۳۹۱	محمد ابراہیم صاحب	〃 گجرات
۳۹۲	عبد الواحد صاحب	〃 گورداسپور
۳۹۳	میاں شیر محمد صاحب	〃 فیروزپور
۳۹۴	عبد القدیر صاحب	〃 منٹگمری
۳۹۵	اللہ دین صاحب	گجرات
۳۹۶	مشتاق احمد صاحب	گوجرانوالہ
۳۹۷	شیخ محمد صاحب	

نمبر	نام	پتہ
۳۹۸	قادر بخش صاحب	ضلع ڈیرہ غازی خان
۳۹۹	قائم دین صاحب	〃 گورداسپور
۴۰۰	محمد ابراہیم صاحب	
۴۰۱	محمد عالم صاحب	
۴۰۲	جمیل احمد صاحب	مراد آباد
۴۰۳	عبد العزیز صاحب	〃
۴۰۴	اللہ دتا صاحب	ضلع گورداسپور
۴۰۵	محمد شفیع صاحب	〃 گوجرانوالہ
۴۰۶	واحد بخش صاحب	〃 گورداسپور
۴۰۷	دین محمد صاحب	〃 〃
۴۰۸	عبد الحمید صاحب	〃 〃
۴۰۹	سردار بیگم صاحبہ	لاہور
۴۱۰	سردار محمدی بیگم صاحبہ	ضلع فیروزپور
۴۱۱	رشیدہ بیگم صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۱۲	صابرہ بیگم صاحبہ	〃
۴۱۳	رابعہ بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۱۴	قاسم جان صاحبہ	〃 ہزارہ
۴۱۵	آمنہ بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۱۶	عنایت بیگم صاحبہ	〃 جالندھر
۴۱۷	غلام فاطمہ صاحبہ	〃 لاہور
۴۱۸	رشیدہ بیگم صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۱۹	نور احمد صاحب	شیخوپورہ
۴۲۰	بخت بیگم صاحبہ	کابل
۴۲۱	فتح بی بی صاحبہ	ضلع لاہور
۴۲۲	سردار بیگم صاحبہ	〃 〃
۴۲۳	عالم بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۲۴	حشمت بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۲۵	حنیفہ صاحبہ	〃 〃
۴۲۶	اللہ رکھی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۲۷	طالعہ بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۲۸	سراج بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۲۹	صادقہ بیگم صاحبہ	〃 گجرات
۴۳۰	رابعہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۳۱	نور صاحبہ	〃 〃
۴۳۲	محمد بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ

نمبر	نام	پتہ
۴۳۳	مجید بی بی صاحبہ	ضلع لائلپور
۴۳۴	عنایت بیگم صاحبہ	پشاور
۴۳۵	حمیدہ بیگم صاحبہ	〃
۴۳۶	امینہ بی بی صاحبہ	ضلع لائلپور
۴۳۷	سکینہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۳۸	بخت بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۳۹	رسول بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۴۰	رشیدہ بیگم صاحبہ	〃 〃
۴۴۱	بڈھی صاحبہ	〃 〃
۴۴۲	رقیہ صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۴۳	حشمت صاحبہ	〃 فیروزپور
۴۴۴	آمنہ صاحبہ	〃 〃
۴۴۵	بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۴۶	سکینہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۴۷	کریم بی بی صاحبہ	〃 لائلپور
۴۴۸	رسول بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۴۹	پناہ بی بی صاحبہ	〃 سرگودہا
۴۵۰	سردار بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۵۱	حسن بی بی صاحبہ	سرگودہا
۴۵۲	عائشہ صاحبہ	〃
۴۵۳	سردار بی بی صاحبہ	〃
۴۵۴	رشیدہ بیگم صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۴۵۵	فرزند بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۴۵۶	حاکم بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۵۷	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۴۵۸	بخت سوائی صاحبہ	〃 شاہپور
۴۵۹	حاکم بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۶۰	نواب بی بی صاحبہ	〃 شیخوپورہ
۴۶۱	رانی صاحبہ	〃 جالندھر
۴۶۲	کریم بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۶۳	قسمت صاحبہ	〃 〃
۴۶۴	عائشہ صاحبہ	〃 〃
۴۶۵	خورشید بیگم صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۶۶	جوڈی صاحبہ	〃 〃
۴۶۷	کلثوم صاحبہ	گوجرانوالہ
۴۶۸	نسیم صغرا صاحبہ	〃
۴۶۹	ثریا بیگم صاحبہ	ضلع گورداسپور
۴۷۰	مجیداں صاحبہ	〃 جالندھر
۴۷۱	شریفہ صاحبہ	〃 سیالکوٹ

نمبر	نام	پتہ
۴۷۲	حسن بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۴۷۳	رابعہ بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ
۴۷۴	مجیداں صاحبہ	ضلع جالندھر
۴۷۵	مبارک بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۷۶	صفیہ صاحبہ	〃 〃
۴۷۷	جنت بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۷۸	حاکم بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۷۹	چراغ بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۸۰	سردار بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۸۱	نور بیگم صاحبہ	〃 〃
۴۸۳	نعمت بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۸۳	بیگم بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۴۸۴	بیگم بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۸۵	خورشید صاحبہ	〃 جالندھر
۴۸۶	حیات بیگم صاحبہ	〃 گجرات
۴۸۷	بھاگن صاحبہ	〃 〃
۴۸۸	آمنہ بی بی صاحبہ	〃 جہلم
۴۸۹	جنت بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۴۹۰	سردار بی بی صاحبہ	کپورتھلہ
۴۹۱	بیگم بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۴۹۲	رسول بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۹۳	فضل صاحبہ	〃 〃
۴۹۴	رجی صاحبہ	〃 ہوشیارپور
۴۹۵	عزیزہ بیگم صاحبہ	〃 لاہور
۴۹۶	رسول بی بی صاحبہ	〃 شاہپور
۴۹۷	حاکم بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۹۸	اللہ بی صاحبہ	〃 〃
۴۹۹	کریم بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۵۰۰	غلام فاطمہ صاحبہ	〃 گورداسپور
۵۰۱	حاکم بی بی صاحبہ	〃 گوجرانوالہ
۵۰۲	محمد بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۵۰۳	امینہ بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۵۰۴	برکت بی بی صاحبہ	فیروزپور
۵۰۵	سلیمہ بیگم صاحبہ	ضلع گجرات
۵۰۶	عنایت بی بی صاحبہ	〃 جالندھر
۵۰۷	سراج بی بی صاحبہ	لاہور
۵۰۸	فضل بی بی صاحبہ	ضلع شاہپور
۵۰۹	حلیمہ صاحبہ	〃 ڈیرہ غازیخاں
۵۱۰	حاکم بی بی صاحبہ	سرگودہا

(باقی)

مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورۃ الصدر الہام اور پھر آپ کے اس کشف کے ماتحت جو نئی زمین اور نئے آسمان کے پیدا کرنے کے متعلق ہے۔ آپ کی بعثت نہ صرف دینی اور مذہبی رنگ میں ہی اہل ملک کے لئے رفعت وارتقا کا موجب ہوئی ہے۔ بلکہ اس نے موجودالوقت سیاست۔ تمدن اور معاشرت وغیرہ تمام مسالک میں صحیح اور بہترین تغیرات پیدا کر کے دنیا کو بھی ترقی و تہذیب کی شاہراہ پر گامزن کر دیا ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شب و روز سرگرمیاں اس پر شاہد و ناطق ہیں۔

ایک علم طب تھا جس کے متعلق بظاہر سمجھا جاتا تھا۔ کہ ہزارہا سال سے بغیر اصلاح و تجدید (سوائے یورپین کتر و بیونت) کے محض دقیانوسی خیالات کا مجموعہ چلا آتا ہے۔ جس پر احمدیت نے اپنا کوئی اثر نہیں ڈالا۔ لیکن حقیقت میں یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ سب سے پہلے خلیفہ اول حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ نے طب میں اصلاح و تجدید کی بنیاد ڈالی اور دنیا کی تمام طبوں آیورویدک۔ یونانی۔ ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک وغیرہ کو عملاً ممزوج کر کے عاملان اور حاملان طب کے لئے ایک صحیح نمونہ اور بے نظیر اسوہ قائم کر دیا۔ اس کے بعد آپ کے خادموں اور شاگردوں میں سے جناب مولوی حکیم احمدالدین صاحب امیر جماعت احمدیہ شاہدرہ لاہور نے آپ کی زندگی میں ہی آپ کے منشاء اور ہدایات کے ماتحت اس کام کو شروع کر دیا۔ چنانچہ ۱۹۱۲ء میں آپ نے ایک انجمن خادم الحکمت کے نام سے قائم کی۔ جس نے ۱۹۲۰ء میں آرگن کی صورت میں ایک ماہوار طبی رسالہ تبصرۃ الاطبا جاری فرمایا۔ جو برابر آج تک ملک و فن کی خدمت بجا لا رہا ہے۔

انجمن کی اس بائیس سالہ علمی و عملی جد و جہد اور بہترین دماغی کاوشوں اور مالی و جانی مساعی اور قربانیوں کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ دنیا کی تمام مختلف طبوں اور سلسلہ امراض کے تمام متفرق طریقوں پر تنقیدی اور تحقیقی نظر کرنے کے بعد ہر ایک طریق علاج کی تمام صداقتیں اخذ کر لی گئیں اور زوائد کو متروک قرار دیا گیا۔ اور پھر مختلف صداقتوں کو باہم تطبیق دے کر ایک نئی مگر صحیح اور جامع طب تیار کر لی گئی۔ جو باوجود جامعیت کے نہایت مختصر الاصول اور سہل الحصول طب ہے۔

اس طبی تحریک کی جس قدر مخالفت کی گئی۔ احمدی اصحاب کے سامنے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس کے انجام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ اس طب جدید کو جسے احمدی طب کے نام سے موسوم کرنا نہایت موزوں ہوگا؛ ہندوستان کے سینکڑوں اطباء وید اور ڈاکٹر (جن میں احمدی۔ غیر احمدی۔ ہندو سکھ اور عیسائی بھی شامل ہیں) بالکل صحیح اور مکمل طب تسلیم کر چکے ہیں۔ اور موجد طب جدید کی خدمت میں ۱۹۲۵ء کے سالانہ طبی جلسہ پر استاد الاطبا کا معزز ترین خطاب بمعہ تمغہ طلائی قیمتی ستائیس روپیہ پیش کیا۔ مزید برآں سینکڑوں اطباء اور وید دلی یقین کے ساتھ آپ کو مجدد طب تسلیم کر چکے ہیں۔ اور سابقہ طبوں کو چھوڑ کر صرف آپ کی ایجاد کردہ طب کے ماتحت علاج کرتے ہیں۔

حضرت استاد الاطبا نے اس طب کی ترویج و اشاعت عامہ کے لئے شاہدرہ میں ایک طبیہ مدرسہ بھی ۱۹۲۵ء سے قائم کر رکھا ہے جس سے آج تک ساٹھ کے قریب احمدی۔ غیر احمدی۔ ہندو اور سکھ طلبا افتخار الاطبا اور ممتاز الاطبا کی ڈگریاں حاصل کر کے اپنے اپنے مقامات پر کامیاب مطب کر رہے ہیں۔ پرائیویٹ طور پر بھی طلبا سالانہ امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں۔ مگر آج کل نئے طلبا کے لئے داخلہ شروع ہے۔ اور ۱۵ جون تک جاری رہیگا۔ جو اصحاب اس عجیب و غریب فن کو سیکھنا چاہیں یا اپنے بچوں کو کالج میں داخل کرانا چاہیں وہ بہت جلدی کریں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر پراسپکٹس طلب فرمائیں۔

قبلہ استاد الاطبا کی تصنیف میں سے طبی رہنما۔ کتاب الاوجاع قیمتی ایک ایک روپیہ اور کلیات طب جدید قیمتی تین روپیہ خصوصیت سے قابل ذکر اور بے نظیر کتابیں ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ انجمن خادم الحکمت کے سالانہ جلسوں کی روئدادیں (جن میں حضرت استاد الاطبا کے فاضلانہ اور طبی رموز و نکات سے پر لیکچروں کے علاوہ بہترین اطبا اور ممبران انجمن کے لیکچرس اور اعلیٰ مجربات بھی درج ہیں) قابل قدر کتابیں ہیں۔ جن کی قیمتیں احمدی احباب کی خاطر نصف نصف کر دی گئی ہیں۔ تاکہ ان طبی کارگذاریوں سے وہ خود بھی آگاہ ہوں۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی آگاہ کریں۔

خاکسار۔ حکیم محمد صدیق ممتاز الاطباء مینجر کتب خانہ و دواخانہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور سے ۱۰ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ ۹ مئی فرنٹیر میل سے بمبئی کے ایک تاجر نے امرتسر سے ایک من سونے کا پارسل امرتسر بنک کی معرفت بمبئی بھیجنے کیلئے بک کرایا۔ جالندھر ریلوے سٹیشن پر جب سٹیشن ماسٹر نے پولیس کی موجودگی میں پارسلوں کو چیک کیا۔ تو مذکورہ بالا پارسل گم پایا۔ اس کی اطلاع فوراً ریلوے حکام کو دی گئی۔ اور پولیس نے ڈویژنل کمرشل آفیسر ریلوے سے لاہور۔ امرتسر اور جالندھر ریلوے سٹیشنوں کے مشتبہ ملازمان ریلوے کو گرفتار کرنے کی اجازت حاصل کرلی۔ اس وقت تک پچاس اشخاص زیر حراست آچکے ہیں لیکن پارسل کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ یہ سونا ایک لاکھ بیس ہزار روپے کی مالیت کا تھا۔

گورنر بنگال پر حملہ کے سلسلہ میں دارجلنگ سے ۱۰ مئی کی اطلاع کے مطابق اس وقت تک ۲۱ نوجوان گرفتار کئے جاچکے ہیں۔

واشنگٹن سے ۹ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ پریذیڈنٹ روز ویلٹ نے اس بات پر خاص زور دیا ہے۔ کہ ریاستہا متحدہ کی گورنمنٹ جنگی قرضہ ضرور وصول کرے گی۔ گو ان اقوام کی درخواست پر غور بھی کیا جائے گا۔ جو مالی بدحالی کی وجہ سے قرضہ میں تخفیف چاہتی ہیں۔

حکومت جاپان کے وزیر بحری نے ٹوکیو سے ۹ مئی کی اطلاع کے مطابق پراونشل گورنروں کی ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا۔ کہ جاپان نے بحری معاہدہ جات کی عائد کردہ پابندیوں کو توڑ کر آزاد ہوجانے کا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ ۱۹۳۵ء کی بحری کانفرنس میں جاپان کی قسمت کا اہم فیصلہ ہوگا۔ اس لئے پراونشل گورنروں کو چاہیئے۔ کہ وہ لوگوں کو صورت حالات سے واقف کریں۔ بحری فوج بھی جاپان کی حفاظت کے لئے پوری تیاری کررہی ہے۔

گندم کانفرنس ۱۰ مئی کو شملہ میں بغیر کسی فیصلہ پر پہنچنے کے ختم ہوگئی۔ گندم کے نرخ کو بڑھانے کے متعلق گورنمنٹ کی تجویز کو بنظر پسندیدگی نہ دیکھا گیا۔ اس تجویز کی کہ آئندہ گندم کی کاشت کے لئے رقبہ کو محدود کردیا جائے زبردست مخالفت کی گئی۔ اور اس رائے کی کہ کاشتکاروں کو گندم کے علاوہ دیگر اجناس کی کاشت کرنی چاہیئے بہت کم حمایت کی گئی۔ گندم کے کرایہ میں کمی کی تجویز کی بھی حمایت نہ کی گئی۔ کانفرنس کے متعلق سرکاری اعلان عنقریب ہوجائیگا

جرمنی کے اخبارات پر پبلک کی دلچسپی کے واقعات کی رپورٹ کرنے اور ان کی نیوز سروس پر جو پابندیاں عائد تھیں۔ وہ برلن سے ۹ مئی کی اطلاع کے مطابق ہٹالی گئی ہیں۔ آئندہ اخبارات پبلک واقعات کی رپورٹ کرنے کا اختیار ہوگا

اخراجات زندگی کو کم کرنے کے متعلق روم سے ۹ مئی کی اطلاع کے مطابق مسولینی کی تجویز کے سلسلہ میں خوراک کی ضروری اشیاء کے نرخ مقرر کرنے کا فیصلہ ہوگیا ہے۔ نرخوں کی فہرستیں شائع کردی جائیں گی۔ اور ہر شہر میں نگرانی کرنے والی ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ جو ہر روز تحقیقات کرے گی۔ کہ مقررہ نرخ سے زیادہ قیمت تو وصول نہیں کی جاتی۔

سکندر آباد سے ۱۰ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ لیجسلیٹو کونسل حیدر آباد کے ممبروں کی تعداد میں اضافہ کرنے اور ریاست میں اصلاحات جاری کرنے کا سوال اگزیکٹو کونسل کے زیر غور ہے

ضلع دارجیلنگ میں ۱۰ مئی سے گورنر بنگال باجلاس کونسل نے ایکٹ برائے انسداد دہشت انگیزی کے باب اول کی تمام دفعات نافذ کردی ہیں۔

حکومت امریکہ کے محکمہ زراعت نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ موسمی حالات کے ماتحت ۱۹۳۴ء میں ریاستہا متحدہ امریکہ میں گندم کی فصل ۴۰۵ ملین بشلز ہوگی۔ عام حالتوں میں امریکہ میں گندم کی پیداوار ۸۰۰ ملین بشلز ہوتی ہے۔

آئرش فری سٹیٹ کے وزیر خزانہ نے ۹ مئی کو ڈبلن میں اعلان کیا۔ کہ گورنمنٹ کو موجودہ مالی سال میں ۱۳ لاکھ ۵۵ ہزار پونڈ کی بچت رہی ہے۔ آمدنی میں زیادتی پچھلے سال بھی ہوئی تھی۔

جنگی قرضہ جات کے بدلے ٹین لینے کی تجویز پر غور کرنے کے لئے حکومت امریکہ نے ایک کمیٹی کا تقرر منظور کیا ہے۔ امریکہ ہر سال ۸۵ ملین ڈالر کی مالیت کا ٹین خریدتا ہے۔ اور اس میں ۸۰ فیصدی برطانوی کمپنیوں سے آتا ہے

پنجاب سول سروس (ایگزیکٹو برانچ) کے امتحان مقابلہ کے متعلق ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ وہ ماہ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں لیا جائیگا۔ امتحان کی تاریخ اور مقام وغیرہ کا اعلان پنجاب گزٹ میں کردیا جائیگا۔ امید کی جاتی ہے کہ چار اسامیاں بذریعہ مقابلہ پُر کی جائیں گی۔ امتحان کے متعلق اصول وضوابط وغیرہ چار آنے کی قیمت ادا کرنے پر سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور سے طلب کئے جاسکتے ہیں

مسٹر شادی لال ۱۰ مئی کو وکٹوریہ جہاز سے انگلینڈ روانہ ہوگئے۔

قاہرہ کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سلطان ابن سعود کے بیٹے امیر فیصل کو حدیدہ کا امیر مقرر کردیا گیا ہے۔ حدیدہ میں دوکانات وغیرہ کھول دی گئی ہیں۔ اور کاروبار معتدل طریق پر شروع ہوگیا ہے۔

لاہور میونسپلٹی اور الیکٹرک سپلائی کمپنی کے درمیان بجلی کی قیمت کی ادائیگی کے متعلق کچھ عرصہ سے جھگڑا چلا آتا تھا۔ آخر بجلی کمپنی نے میونسپلٹی کو نوٹس دے دیا۔ کہ اگر ۱۲ مئی شام تک حساب نہ چکایا گیا۔ تو شہر کے تمام بجلی کے کنکشن رات کے ۱۲ بجے توڑ دئے جائیں گے۔ اس بناء پر بجلی کمپنی نے اپنے تمام مستریوں کو رات کے گیارہ بجے دفتر میں حاضر ہونے کا حکم دے دیا۔ تاکہ ۱۲ بجے کنکشن کاٹ دئے جائیں۔ میونسپلٹی نے صورت حالات سے ڈپٹی کمشنر کو مطلع کردیا۔ جس نے ۹ بجے کے قریب بجلی گھر کے احاطہ پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی اور حکم دے دیا کہ کوئی ملازم کنکشنوں کے نزدیک نہ جائے۔ اس حکم کی تعمیل ہوئی۔ اور شہر اندھیرے میں جانے سے بچ گیا۔

بمبئی سے ۱۲ مئی کو ۹۰ لاکھ ۲۲ ہزار روپیہ کا مزید سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا۔ جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے۔ ایک ارب ۴۳ کروڑ ۲۳ لاکھ روپیہ کا سونا ہندوستان سے باہر جاچکا ہے۔

ریاست الور میں ۱۲ مئی کی اطلاع کے مطابق موجودہ وزیر اعظم کے علاوہ ایک اور یوروپین کا اضافہ کیا گیا ہے۔ نئے یوروپین مسٹر سی ایل کوبیس آئی سی ایس ہیں۔ آپ کو وزیر ترقیات مقرر کیا گیا ہے۔ اور آپ کی خدمات پنجاب گورنمنٹ سے مستعار لی گئی ہیں۔

خان بہادر شیخ عبد العزیز صاحب جو انسپکٹر جنرل پولیس بنائے گئے تھے۔ ان کے متعلق لاہور سے ۱۲ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ وہ دو ماہ کی رخصت پر چلے گئے ہیں اور اس کے فوراً بعد ریٹائر ہوجائیں گے۔

حیدر آباد سے ۱۰ مئی کی اطلاع ہے کہ حکومت نظام نے جاگیرداران حیدر آباد دکن کو زراعتی مقاصد کے لئے قرض دینے کے لئے جدید ضوابط شائع کئے ہیں۔ اس قرض کی امداد سے تالاب کوئیں اور نہریں وغیرہ کھودی جائیں گی۔ یہ قرض دس سال سے بیس سال تک کی مدت میں واجب الادا ہوگا۔ اور شرح سود چھ روپے فیصدی فی سال ہوگی۔ اقساط کی ادائیگی میں تاخیر کے باعث متعلقہ جاگیریں ضبط کرلی جائیں گی۔ ش

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی